نفل روزہ ٹوٹ جائے تو دن کے باقی حصے میں کھا پی سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-336 تاریخ:22-04-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نفل روزے میں روزہ دار ہونا یاد ہو اور کلی کرتے ہوئے غلطی سے حلق میں پانی چلا جائے، تو روزے کا کیا حکم ہو گا؟ اگر روزہ ٹوٹ جائے گا، تو کیا اس صورت میں رمضان کے روزے کی طرح، نفل روزے میں بھی باقی دن روزے دار کی طرح رہنا واجب ہو گا یا روزہ ٹوٹنے کے بعد کھانے پینے کی اجازت ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

روزہ دار ہونا یاد ہو اور کلی کرتے ہوئے غلطی سے پانی حلق سے نیچے اتر جائے، تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اس روزے کی قضا لازم ہو گی۔ روزہ ٹوٹ جانے کے بعد نفل روزہ رکھنے والے پر بقیہ دن روزے دار کی طرح رہنا واجب نہیں ہو گا، بلکہ اُسے کھانے پینے کی شرعاً اجازت ہو گی، اس لیے کہ کھانے پینے سے رُکے رہنا، اور روزے داروں کی مشابہت اختیار کرنے والا معاملہ صرف رمضان کے ادا روزوں کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ رمضان کے روزے خود ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے فرض ہیں، اس کی حرمت اور تعظیم کے تقاضے کے پیش نظر اگر رمضان کا ادا روزہ فاسد ہو جائے، تو روزے دار پر بقیہ دن اِمساک یعنی کھانے پینے سے رُک کر روزے داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہوتا ہے۔ باقی رمضان کے ادا روزوں کے علاوہ جیسے منت، کفارے، رمضان کے قضا روزے اور نفل روزوں کا معاملہ ایسا نہیں

کہ یہ رب تعالٰی کی طرف سے فرض کردہ نہیں، لہٰذا اگر یہ روزے فاسد ہو جائیں، تو روزے دار پر بقیہ دن کھانے پینے سے رُک کر روزے داروں کی مشابہت اختیار کرنا شرعاً لازم وضروری نہیں۔

روزہ یاد ہو اور کلی کرتے ہوئے پانی حلق سے نیچے اتر جائے، تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور روزے کی قضا لازم ہوتی ہے، چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے:"واذا تمضمض الصائم فسبقه الماء فدخل حلقه فان لم یکن ذاکرالصومه فصومه تام وان کان ذاکرالصومه فعلیه القضاء"ترجمہ: جب روزے دار نے کلی کی اور پانی آگے بڑھ کر حلق میں داخل ہو گیا، تو اگر اسے اپنا روزہ یاد نہ ہو، تو روزہ صحیح ہے اور اگر روزہ یاد ہے، تو اس پر قضا لازم ہے۔ **(مبسوط سرخسی، کتاب الصوم، جلد3، صفحہ71، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاوی عالمگیری میں ہے:"وان تمضمض أو استنشق فدخل الماء جوفه ان کان ذاکرالصومه فسد صومه وعلیه القضاء وان لم یکن ذاکرالایفسد صومه کذافی الخلاصة وعلیه الاعتماد"ترجمہ: اگر کسی شخص نے کلی کی یا ناک میں پانی چڑھایا اور پانی اس کے جوف (یعنی حلق یا دماغ) میں داخل ہو گیا تو اگر روزہ دار ہونا یاد ہے، تو روزہ جاتا رہا اور اس پر قضا ہے اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہیں، تو نہ ٹوٹے گا ،ایسے ہی خلاصہ میں ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

(الفتاوی الهندیة، جلد1، کتاب الصوم، صفحہ202، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں:" کلی کر رہا تھا، بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا، روزہ جاتا رہا، مگر جب کہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا، اگرچہ قصداً ہو۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ987، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رمضان کا ادا روزہ ٹوٹ جائے تو بقیہ دن امساک واجب ہے، اس کے علاوہ منت، قضائے رمضان اور نفل روزوں میں سے کسی روزے میں امساک واجب نہیں، جیسا کہ الفقہ علی المذاھب الاربعہ **میں ہے:**"من فسد صومه في أداء رمضان وجب علیه الإمساك بقیة الیوم تعظیماً لحرمة الشهر۔۔۔ **أما من فسد صومه في غیر أداء رمضان، كالصیام المنذور، سواء أكان معیناً أم لا، وكصوم**

الکفارات، وقضاء رمضان، وصوم التطوع، فإنه لا یجب علیه الإمساك بقیة الیوم" ترجمہ: جس کے رمضان کا ادا روزہ فاسد ہو جائے، تو اس پر رمضان کے مہینے کی حرمت و تعظیم کی وجہ سے بقیہ دن امساک واجب ہو گا۔۔۔ بہر حال جس کا رمضان کے ادا روزے کے علاوہ کوئی روزہ فاسد ہو جائے، جیسے منت کا روزہ چاہے معین ہو یا غیر معین، کفارے کا روزہ، رمضان کا قضا روزہ اور نفل روزہ تو اس پر بقیہ دن کھانے پینے سے رُکے رہنا واجب نہیں ہو گا۔

(الفقہ علی المذاهب الاربعة، جلد1، صفحہ519، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رمضان کے ادا روزے میں امساک کا واجب ہونا، رمضان کے مہینے اور وقت کی حرمت کی وجہ سے ہے جو کہ کسی اور دن میں نہیں پائی جاتی، لہذا اُس میں امساک بھی واجب نہیں، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: "أن زمان رمضان وقت شریف فیجب تعظیم هذا الوقت بالقدر الممکن، فإذا عجز عن تعظیمه بتحقیق الصوم فیه یجب تعظیمه بالتشبه بالصائمین قضاء لحقه بالقدر الممکن۔۔۔ بخلاف مسألة النذر لأن الوقت لا یستحق التعظیم حتی یجب قضاء حقه بإمساك بقیة الیوم" ترجمہ: بیشک رمضان کا زمانہ ایک بلند رتبہ وقت ہے، تو حتی الامکان اس وقت کی تعظیم واجب ہے۔ جو اس وقت میں روزہ رکھ کر اس کی تعظیم کرنے سے عاجز ہو جائے، تو اس پر (کھانے پینے سے رُک کر) روزے داروں سے مشابہت کرتے ہوئے حتی الامکان اس کے حق کو پورا کرنے کے لیے اس کی تعظیم کرنا واجب ہو گا، بر خلاف منت کے مسئلے میں کہ اس کا وقت تعظیم کا مستحق نہیں، یہاں تک کہ اس کے حق کو پورا کرنے کے لیے بقیہ دن کھانے پینے سے رُکنا واجب ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ103، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

13 شوال المکرم 1445ھ/22 اپریل 2024

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے